

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 اپریل 1952

مہابیر گوپ و دیگر اراں

بنام

ہر بنس نارائن سنگھ و دیگر اراں

[مہر چند مہاجن، چندر شیکھر الیز اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

بہار کرایہ داری ایکٹ، 1937، دفعات 5(2)، 20، 21-زُری پیشگی پٹہ - رہن دار کے ذریعہ 3 سال کی مدت کے لیے پٹہ - 30 سال سے زیادہ عرصے تک قبضے میں رہنے والا پٹہ - آیارہائشی حقوق حاصل کرتا ہے - پٹہ کی تعمیر - رہن دار کا پٹہ پر دینے کا اختیار - حدود - جائیداد کی منتقلی ایکٹ، (IV، سال 1882)، دفعہ 76 (a) اور (e)۔

عام اصول کے طور پر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس سے بہتر لقب منتقل یا دوسری صورت میں عطا نہیں کر سکتا جو اس کے پاس ہے اور اس لیے رہن دار رہن والی جائیداد میں سود پیدا نہیں کر سکتا جو رہن دار کے طور پر اس کے سود کے خاتمے سے آگے بڑھ جائے گا۔ مزید برآں، رہن رکھنے والا رہن کے عمل کے دوران اس انداز میں راہنوں کے مفادات کے لیے نقصان دہ نہیں ہو سکتا، جیسے کہ پٹہ دینا جو کرایہ دار کو زمین میں مستقل رہائشی کے حقوق حاصل کرنے کے قابل بنا سکتا ہے، اس طرح راہنوں کے خاص قبضے کے حق کو شکست دے سکتا ہے۔

دانشمندانہ انتظامیہ کے دوران کرایہ دار کے ساتھ قبضے میں رہن دار کی طرف سے جائز تصفیہ اور مطلوبہ مدت کے لیے زمین اور ملکیت کی نوعیت کی بنیاد پر قانون کے ذریعے دیے گئے یا بنائے گئے کرایہ دار کے حقوق کو بڑھانا عام اصول سے مستثنیٰ ہے، لیکن اس استثنیٰ کے تحت آنے کے لیے رہن دار کی طرف سے کرایہ دار کا تصفیہ حقیقی ہونا چاہیے۔ استثنیٰ اس صورت میں لاگو نہیں ہوگا جہاں رہن کی

شرائط رہن دار کو زمین پر کرایہ داروں کا کوئی تصفیہ کرنے سے منع کرتی ہیں یا تو واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعے۔

جہاں ایک زور پستیگی اجارا نامہ میں مندرجہ ذیل شق موجود ہو؛ "یہ مطلوب ہے کہ اجار دار اجارا (اس کی اپنی کاشت کے تحت خود کاشت زمین ہونے کے ناطے) میں چھوڑے گئے حصے پر قبضہ کریں ان پر کھیتی کریں، سال بہ سال ہمیں، عمل درآمد کرنے والوں کو 2 آنے محفوظ کرایہ ادا کریں، اور اس کے اجارا سود کی وجہ سے سال بہ سال اس کی پیداوار کو موزوں کرتے ہیں اور اس کرایہ دار کے ذریعے عمل درآمد دی گئی قبولیت جس کو اراضی 3 سال کی مدت کے لیے رہن کے ذریعے پٹہ پر دی گئی تھی، جس میں اجارا نامہ کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس میں ایک واضح شق موجود ہے کہ وہ (کرایہ دار) پٹہ کی میعاد ختم ہونے پر ٹیکا زمین کا قبضہ چھوڑ دے گا، اس بنیاد پر کوئی دعویٰ کیے بغیر کہ زمین اس کی کاشت زمین تھی: حکم ہوا کہ: عدالت عالیہ کے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ تصفیہ حقیقی نہیں تھا اور کرایہ دار (مدعا علیہان) کے جانشینوں نے بہار کرایہ داری قانون کے تحت تباہ شدہ زمینوں کے رہائشی حقوق حاصل نہیں کیے حالانکہ زمینیں پٹہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد 30 سال سے زیادہ عرصے سے کرایہ دار اور اس کے جانشینوں کے قبضے میں تھیں۔

مزید حکم ہوا کہ، مدعا علیہان بہار کرایہ داری قانون کی دفعہ 20 اور 21 کے تحت قبضے کے حقوق حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ رہن دار نہ تو "مالک" تھا اور نہ ہی "میعاد قبضہ دار" یا "اندر میعاد قبضہ دار" اور کرایہ دار اور اس کے جانشین اس لیے مذکورہ قانون کی دفعہ 5، شق (2) کے معنی میں "طے شدہ ریہات" نہیں تھے۔

مانجیل لال بسوانا تھا شاہ دیو بنام شیخ محی الدین (آئی ایل آر 24 کلکتہ 272)، بابو بیر و ناتھ رے بنام شنکے پھان (آئی ایل آر 8 پٹنہ 31) اور بندہ لال پکراشی و دیگر بنام کالوپر مانک و دیگر (آئی ایل آر 20 کلکتہ 708) ممتاز ہیں۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 143، سال 1951۔ پٹنہ میں ماتحت جج کے ٹائٹل سوٹ نمبر 4/55، سال 45-1943 میں 31 جنوری 1946 کی ڈگری سے پیدا ہونے والی اصل ڈگری

نمبر 206، سال 1946 سے اپیل میں پٹنہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (روبن اور جمور جسٹس صاحبان) کے 23 مارچ 1950 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

سید مرتزہ فضل علی اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندگان نمبر 1 سے 9 کے لیے این سی چٹرجی (اے این سنہا، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندگان نمبر 11 تا 16 کے لیے بی کے سرن۔

14.1952 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس چندر شیکھر ایئر نے سنایا۔

یہ پٹنہ عدالت عالیہ کی ڈگری سے مدعا علیہان کی طرف سے پٹنہ میں ماتحت جج عدالت کی ڈگری کو الٹ دینے اور مدعا علیہان کے مقدمے کو مدعا علیہان کے پہلے فریق کے خلاف قبضہ کرنے کی اپیل ہے جسے سہولت کی خاطر 'گوپس' کہا جاسکتا ہے۔

یہ اراضی خود کاشت اراضی تھی، جو جزوی طور پر مدعی کے پہلے فریق سے تعلق رکھتی تھی اور جزوی طور پر مسماۃ انارو کیور سے تعلق رکھتی تھی، جس سے مدعی کے دوسرے اور تیسرے فریق کا حق حاصل ہوتا ہے۔ مدعی کے پہلے فریق کے آباؤ اجداد نے نمائش 1 (b) کے تحت مدعا علیہ کے دوسرے فریق کے آباؤ اجداد میں سے ایک لکنڈیو سنگھ کو ملکیت کے ساتھ ایک اجارا 540 روپے میں 1307 پھسلی سے لے کر 1312 پھسلی تک چھ سال کی مدت کے لیے دیا۔ پونجی کی رقم 1312 کے آخر میں ایک یک مدتی رقم میں ادا کی جانی تھی۔ اگر فدیہ نہ ہو تو اجارہ رقم کی واپسی تک جاری رہنا تھا۔ مسماۃ انارو کیور نے اجارا میں اپنا حصہ اسی لکنڈیو سنگھ کو 10 جون 1905 کو زبانی طور پر تین سال کی مدت کے لیے 542 روپے میں دے دیا۔ لکنڈیو سنگھ، جس کی نمائندگی اب مدعا علیہ دوسرے فریق کے ذریعے کی جاتی ہے، نے اس طرح مدعا علیہ پہلے فریق کے ایک آباؤ اجداد رام لال گوپ کے ساتھ اس کے ذریعے حاصل کی گئی زمین (8.26 ایکڑ یا 13.13 سیکھا مجموعی طور پر) کا تصفیہ پھسلی 1315 سے پھسلی 1318 تک تین سال کی مدت کے لیے کیا۔ کرایہ دار کے حق میں پٹہ اور مالک مکان کے حق میں کابلیات تھی۔ یہ 1908 کی بات

ہے۔ رہن کو جون 1942 میں ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 83 کے تحت کارروائی میں ادائیگی کے ذریعے چھڑایا گیا، جب مدعی قبضہ کرنے گئے تو گوپس (مدعا علیہ پہلا فریق) نے ان کی مخالفت کی، اور ناکام فوجداری کارروائی کے بعد مدعیوں نے موجودہ مقدمہ دائر کیا۔ ماتحت جج نے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ گوپی ریبات تھے جنہوں نے رہن دار، لکنڈیو سنگھ کے تصفیے کے نتیجے میں زمینوں پر مستقل رہائشی کے حقوق حاصل کیے تھے۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اس فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا اور مدعیوں کو اس نتیجے پر قبضہ کرنے کی ڈگری دی کہ مدعا علیہان ریبات نہیں تھے اور انہیں رہائشی کا کوئی مستقل حق نہیں تھا۔ اس عدالت نے مدعا علیہان کو اپیل کرنے کی خصوصی اجازت دے دی۔

مقدمہ مدعا علیہ دوسرے فریق سے معاوضے یا نقصانات کے طور پر زمین کی قیمت کی وصولی کے متبادل میں تھا اگر یہ پایا گیا کہ مدعا علیہ پہلے فریق کو بیدخل نہیں کر سکتا ہے۔ ٹرانس عدالت نے اس متبادل دعوے کو منظور کر لیا اور مدعی کو 200 روپے فی، بیگھا کی شرح سے معاوضہ دیا۔ مدعا علیہ دوسرے فریق نے عدالت عالیہ میں اپیل میں معاملہ اٹھایا اور کامیاب ہوا۔ لیکن موجودہ اپیل میں اس معاملے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مقدمے کی سماعت میں، مدعیوں نے الزام لگایا اور کہا کہ یہ زمینیں بہار کرایہ داری قانون کی دفعہ 116 کے معنی میں ان کی زیرات اراضی ہیں اور مدعا علیہ اول فریق اس میں رہائشی کے کوئی حقوق حاصل نہیں کر سکتا۔ ماتحت جج نے اس دلیل کے خلاف پایا اور فیصلہ دیا کہ وہ مالک کی خود کاشت یا باکاشت اراضی ہیں، جس میں قبضے کے حقوق حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے مدعا علیہان کی اس درخواست کو مسترد کر دیا کہ وہ ان کی آبائی ریبات کی زمینیں ہیں: انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ زمینوں کے تصفیے کے معاملے میں رہن دار لکنڈیو سنگھ اور رام لال گپ کے درمیان کوئی گٹھ جوڑ نہیں تھا۔ یہ ان نتائج کی بنیاد پر ہے جنہیں دونوں فریقوں نے قبول کیا تھا کہ اپیل کی سماعت عدالت عالیہ کے سامنے ہوئی۔

بنگال انڈیو کمپنی بنام روگھو بر داس (1) میں پریوی کونسل کے دفعات کے مطابق "زور سٹیٹنگی پٹہ کرایہ پر زمین کی کاشت کا محض معاہدہ نہیں ہے، بلکہ کرایہ دار کے لیے بیٹنگی رقم کی ضمانت ہے"۔ انہوں نے اپنے سامنے موجود پٹوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ "زیر بحث پٹہ محض زمین کی

کاشت کے معاہدے نہیں تھے؛ بلکہ یہ کہ ان کا ارادہ کرایہ دار کے لیے اصل رقوم جو اس نے پیش کی تھی، اور اس پر سود کے لیے ایک حقیقی اور درست ضمانت تشکیل دینا تھا۔ ان کے ماتحت کرایہ داروں کی ملکیت، کم از کم جزوی طور پر، صرف کاشتکاروں کی نہیں تھی، بلکہ قرض دہندگان کی تھی جو ان کی ضمانت کے ذریعے ان کے واجب الادا قرض کی ادائیگی کر رہے تھے۔ "یہ الفاظ ہمارے سامنے اجارا نامہ پر لاگو ہوتے ہیں؛ اس کا غالب ارادہ پیشگی قرض کے لیے ضمانت فراہم کرنا تھا نہ کہ مالک مکان اور کرایہ دار کے کسی رشتے کو وجود میں لانا۔"

عام اصول یہ ہے کہ کوئی شخص منتقلی کے ذریعے یا دوسری صورت میں کسی دوسرے کو اس سے بہتر حق نہیں دے سکتا جو خود اس کے پاس ہے۔ اس لیے کوئی رہن دار رہن والی جائیداد میں سود پیدا نہیں کر سکتا جو رہن دار کے طور پر اس کے سود کے خاتمے سے آگے بڑھے۔ مزید برآں، رہن دار، جو رہن والی جائیداد پر قبضہ کرتا ہے، اسے اس کا انتظام اس طرح کرنا چاہیے کہ ایک عام سمجھدار شخص اس کا انتظام کرے اگر یہ اس کا اپنا ہو؛ اور اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے جو جائیداد کے لیے تباہ کن یا مستقل طور پر نقصان دہ ہو؛ پراپرٹی ٹرانسفر ایکٹ کی دفعہ 76، ذیلی شق (a) اور (ای) دیکھیں۔ اس کے بعد وہ رہن کی مدت سے آگے نہ بڑھے ہوئے پٹہ دے سکتا ہے؛ اس کی طرف سے دیئے گئے کسی بھی پٹہ کو چھٹکارے پر ختم ہونا چاہیے۔ کوئی رہن دار رہن کے قیام کے دوران اس طرح سے رہن دار کے مفادات کے لیے نقصان دہ کام نہیں کر سکتا جیسے کہ پٹہ دینا جو کرایہ دار کو زمین میں مستقل یا رہائشی کے حقوق حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے جس سے رہن دار کے خاص قبضے کے حق کو شکست پہنچتی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہو گا جو ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 76، ذیلی شق (e) توضیحات کے تحت آتا ہے۔

دانشمندانہ انتظامیہ کے دوران کرایہ دار کے ساتھ قبضے میں رہن دار کا جائز تصفیہ اور کرایہ دار میں مطلوبہ مدت کے لیے زمین اور ملکیت کی نوعیت کی بنیاد پر قانون کے ذریعے دیے گئے یا بنائے گئے حقوق کا ہونا ایک الگ معاملہ ہے۔ یہ عام اصول سے مستثنیٰ ہے۔ رہن کی تلافی کے بعد بھی کرایہ دار کو رہن دہندہ کے ذریعے بیدخل نہیں کیا جاسکتا۔ وہ بعض صورتوں میں رہائشی ریبات اور دیگر صورتوں میں غیر رہائشی ریبات بن سکتا ہے۔ لیکن رہن دار کی طرف سے کرایہ دار کا تصفیہ ضرور ایک حقیقی تصفیہ رہا

ہوگا۔ یہ رعایت اس صورت میں لاگو نہیں ہوگی جہاں رہن کی شرائط رہن دار کو زمین پر کرایہ داروں کا کوئی تصفیہ کرنے سے منع کرتی ہیں یا تو واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعے۔

جہاں تمام مالک مکان حقوق رہن دار کو دیے جاتے ہیں، اس دستاویز کی مناسب تعمیر پر یہ نتیجہ اخذ کرنا ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ انتظام کے عام عمل میں کرایہ داروں کے ساتھ زمینوں کا تصفیہ کر سکتا ہے اور کرایہ دار کرایہ داروں کی حیثیت سے زمین میں کچھ حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ منجیل لال بسوانا تھ شاہ دیو بنام شیخ محی الدین (1) کے معاملے میں، رہن دار کی طرف سے کرایہ داروں کے ساتھ گروی رکھی ہوئی ریاتی زمین کا حقیقی تصفیہ کیا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ راہن وصولی کے بعد انہیں بے دخل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ بابو بھیرونا تھ رے بنام شنکے پھان (2)، کے پہلے فیصلے جو کہ باکاشت زمینوں سے متعلق ہے، اور زور سپیٹنگی پٹھ میں کرایہ داروں کے تصفیے کے حوالے سے رہن دار کرایہ دار کے اختیار کو محدود کرنے کا کوئی التزام نہیں تھا۔ خود کاشت کی زمینیں اور باکاشت کی زمینیں حقیقت میں ریاتی زمینوں کی نوعیت کی ہوتی ہیں جو سپرگی، ترک کرنے یا خریداری کے ذریعے مالک کے قبضے میں آتی ہیں۔

موجودہ معاملے میں، ہمارے پاس اجارا نامہ میں درج ذیل شق ہے: "یہ خواہش کی جاتی ہے کہ اجاردار اجارا میں چھوڑے گئے حصے پر قبضہ کرے اور اس پر رہائش پزیر ہو (اس کی اپنی کاشت کے تحت خود کاشت زمین ہونے کے ناطے)، ان کی کاشت کرے، ہمیں، عمل درآمد دینے والوں کو سال بہ سال 2 انے مخصوص کرایہ کے طور پر ادا کرے، اور اس کی پیداوار کو سال بہ سال اس کے اجاردار ہی سود ہونے کی وجہ سے استعمال کرے۔" یہ اصطلاح رہن دار کو رہن والی زمین پر کرایہ داروں کا پتہ لگانے سے محروم کر دیتی ہے۔ مدعا علیہان کے پہلے فریق کے دادا رام لال گپے، جنہوں نے 1908 میں قابلیت کو عمل درآمد دی تھی، کو لاکند یو سنگھ کے حق اور ان شرائط کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے جن کے تحت اراضی رجسٹرڈ زور سپیٹنگی اجارا نامہ کے تحت تھی اور شاید یہی وجہ ہے کہ کرایہ دار نے نہ صرف 3 سال کی مدت کے لیے پٹھ لیا، بلکہ پٹھ کی مدت ختم ہونے پر تھیکا کی زمینوں پر قبضہ چھوڑنے کا واضح طور پر عہد کیا، بغیر کسی دعوے کے کہ زمینوں کے بنیاد پر زور دیا۔ اس کی پرانی کاشت زمینیں تھیں۔ ان کی قابلیتات (نمائش 11) درحقیقت لکند یو سنگھ کی اجاردار دلیچپی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ان حقائق کے پیش

نظر، عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے کہا کہ وہ یہ مؤقف اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ تصفیہ حقیقی تھا یا رہن داران زمینوں کو آباد کرنے میں اس کے حقوق کے اندر تھا۔

اپیل گزاروں کے لیے مکمل بیج کے فیصلے بنا دلال پکرتی و دیگر اس بنام کالوپرمانک و دیگر اس (1) پر سخت انحصار رکھا گیا تھا جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک شخص جسے خلاف ورزی کرنے والے کے ذریعے بھی زمین کے قبضے میں لیا گیا ہے وہ بنگال کرایہ داری قانون کی دفعہ 5، ذیلی دفعہ 2 کے معنی میں غیر قبضہ شدہ ریبات بن گیا اور اسے بید خلی سے محفوظ رکھا گیا تھا۔ لیکن اس فیصلے کو بعد میں کئی معاملات میں اس تجویز کی بنیاد پر واضح کیا گیا ہے کہ حقوق ان کے ذریعے کسی ایسے شخص سے حاصل کیے گئے ہوں گے جس کے بارے میں ان کا ماننا ہے کہ وہ انہیں زمین پر قبضہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ تاہم، لکنڈیو سنگھ کے حق میں اجارنامہ اور رام لال گپ کے قابلیت میں زکریات کے پیش نظر، یہاں ایسا نہیں ہے۔

بہار کرایہ داری قانون کی دفعہ 20 اور 21 کا حوالہ اپیل گزاروں کے وکیل نے اپنے دلائل کے دوران دیا تھا اور انہوں نے نشاندہی کی کہ اس معاملے میں زمین ان کے مؤکلوں اور ان کے پیشروؤں کے پاس 1908 سے 1942 تک مسلسل تھی، جب انہیں بید خلی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان حصوں کو لاگو کرنے کے لیے، ہمیں اس حیثیت میں ہونا چاہیے کہ اپیل کنندگان "آباد شدہ ریبات" تھے۔ "دفعہ 5 کی ذیلی شق 2 میں "ریبات" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "بنیادی طور پر ایک ایسا شخص جس نے خود یا اپنے خاندان کے افراد کے ذریعے کاشتکاری کے مقصد سے زمین پر قبضہ کرنے کا حق حاصل کر لیا ہو"۔ ذیلی شق 3 میں کہا گیا ہے کہ کسی شخص کو ریبات نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ یا تو فوری طور پر کسی مالک کے ماتحت یا فوری طور پر کسی میعاد قبضہ دار کے ماتحت زمین کا مالک نہ ہو۔ لکنڈیو سنگھ ایک "مالک" نہیں تھا جس کی اصطلاح سے مراد وہ شخص ہے جو مالک ہے، چاہے وہ ٹرسٹ میں ہو یا اپنے فائدے کے لیے، کسی اسٹیٹ یا کسی اسٹیٹ کا حصہ: وہ صرف ایک رہن دار تھا۔ نہ ہی وہ میعاد قبضہ دار یا اندر میعاد قبضہ دار تھا، کیونکہ وہ دفعہ 5 کی ذیلی شق (1) میں دی گئی تعریف کی تعمیل نہیں کرتا ہے، یعنی وہ شخص جس نے مالک سے یا کسی دوسرے میعاد قبضہ دار سے کرایہ وصول کرنے کے مقصد سے یا کرایہ دار قائم کر کے زمین کو کاشت کے تحت لانے کے مقصد سے زمین حاصل کی تھی۔ اس معاملے میں جو ثبوت موجود ہے وہ صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمینیں مدعی کی کاشت کے تحت تھیں اور انہیں رہن دار کے قبضے

میں کر دیا گیا تھا تاکہ وہ خود ان کی کاشت کر سکے۔ لہذا، رام لال گپے یہ دعویٰ نہیں کر سکے کہ وہ گاؤں کے ایک آبادریات تھے اور قانون کے تحت انہوں نے ان زمینوں پر رہائش کے حقوق حاصل کیے جو انہوں نے لکنڈیو سنگھ سے پٹہ پر لیے تھے۔

آخر میں، اس بات کی تاکید کی گئی کہ مسماۃ انارو کو رزکا اجارا یقینی طور پر زبانی لین دین تھا۔ اور جہاں تک اس کے حصے (3.97 ایکڑ) کا تعلق ہے کرایہ داروں کے ساتھ تصفیے کے خلاف کسی پابندی کا کوئی ثبوت نہیں تھا اور یہ کہ اس علاقے کے حوالے سے فریقین کے حقوق مدعی پہلے فریق سے تعلق رکھنے والے 4 ایکڑ اور 29 سینٹ کے حقوق سے مختلف ہوں گے۔ اس نکتے کو نیچے کی عدالت عالیان میں نہیں لیا گیا جہاں لکنڈیو سنگھ کو دیے گئے دواجروں سے اس طرح نمٹا گیا جیسے کہ وہ ایک ہی لین دین، حقوق کا ایک ضروری حصہ ہونگے۔ اور واجبات، جو بھی وہ تھے، دونوں کے لیے مشترک تھے۔ ہم اب اس نقطہ کو لینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہائی کورٹ کی ڈگری کی تصدیق ہو جاتی ہے اور مدعیاں۔ جواب دہندگان کے اخراجات کے ساتھ اپیل کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے جواب دہندگان کے اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہ ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: ایس پی ورما۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ نمبر 1 سے 9: ایم ایم سنہا۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ نمبر 11 سے 16: کے ایل مہتا۔